| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

حضرت خواجہ فرید الدین مسعودؒ کے مزار پر داخلے کے وقت کعبہ کی طرف پیٹھ کریں

قارئین کرام حضرت خواجہ غلام فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت داتا گنج بخش کے مزار کے مجاوروں کی طرف سے مزار کی زیارت کیلئے ایک ہدایت نامہ جاری کیا گیا جس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ داخلے کے وقت منہ کو مزار کی طرف کرو اور پیٹھ کو کعبہ کی طرف۔۔ بتائے کیا ایک ولی کے مزار کے مقابلے میں خانہ کعبہ کو لانا پھر اس کی طرف پیٹھ کرنے کی ہدایت کرنا کونسا ادب ہے۔۔۔؟؟؟ اصل اشتہار آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

علماء حرمین کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے (نعوذ باللہ)

قارئین کرام ان لوگوں نے نہ صرف ان مقدس مقامات کی توہین کی بلکہ مصلی رسول اللہ ﷺ اور خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر تین لاکھ مسلمانوں کی امامت کروانے والے آئمہ جن کو صحیح معنوں میں خدا کا ولی اور دنیا میں سب سے خوش قسمت انسان کہا جا سکتا۔۔ بھلا اس سے بڑا خوش قسمت شخص کون ہوگا جس کو اللہ رب العزت اپنے محبوب ﷺ کے مصلی پر نماز پڑھانے کرنے کیلئے منتخب کریں۔۔ مگر افسوس کہ اس ضد و ہٹ دھرمی کا کہ رضاخانی فرقے کے نزدیک یہ آئمہ حرمین بھی کافر ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

چنانچہ محرف قرآن مولوی عمر اچھروی نے کس انداز میں وہاں کے مسلمانوں کو یاد کیا ہے اس کی تفصیل کیلئے "مقیاس بریلویت" صفحہ نمبر ۱۸ ملاحظہ فرمائیں جس کا سکین آخر میں دیا جا رہا ہے۔

بریلوی عقیدہ کہ کسی ولی کا طواف کعبے کے طواف سے افضل ہے

قارئین کرام جب بریلویوں نے حج کے ساقط ہو جانے کا فتوی دیا اور وہاں کے علماء کو کافر لکھا تو اپنے اس نئے مذہب کیلئے ایک نیا حج ایجاد کیا چنانچہ بریلوی مذہب میں حج کرنا تو ساقط ہے بیت اللہ مجرے کرتا ہے مگر کسی ولی کا طواف کرنا اور اس کا حج کرنا کعبے کے طواف سے بھی افضل ہے العیاذ باللہ

چنانچہ بریلویوں کے خطیب پاکستان مولوی افتخار الحسن صاحب لکھتے ہیں کہ:

☆ عارف رومیؒ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ حج کیلئے پیدل جا رہے تھے کہ ایک صحراء میں انھوں نے دیکھا کہ ایک درویش خستہ حالت میں بیٹھا ہوا ہے اور جب حضرت بایزید بسطامیؒ اس فقیر کے قریب سے گزرتے ہیں تو اس نے پوچھا اے بایزید کہاں جا رہے ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ حج کرنے جا رہا ہوں تو اس فقیر نے فرمایا کہ اے بایزید کعبے جا کر تم صرف کعبے کا طواف ہی کرو گے۔۔۔ تم میرا ہی طواف کر لو اور یہ یاد رکھو کہ میرا طواف کعبے کے طواف سے افضل ہے۔ ﴿مقامات اولیاء ص ۵۷﴾

رضاخانیوں کے نزدیک کوٹ مٹھن بیت اللہ ہے (نعوذ باللہ)

پیر نور محمد صاحب نقشبندی بریلوی خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والے کے اشعار نقل کرتے ہیں جن میں پہلا شعر یہ ہے:

چاچڑ وانگ مدینہ جاتم تے کوٹ مٹھن بیت اللہ ﴿حج فقیر بر آستانہ پیر ص ۴۵﴾

قارئین کرام اس شعر میں چاچڑ وانگ کو مدینہ اور کوٹ مٹھن کو بیت اللہ کہا گیا العیاذ باللہ کہاں کوٹ مٹھن اور چاچڑ وانگ کی بدبودار گلیاں اور کہاں میرے آقا احمد مصطفیٰ ﷺ کا محبوب مکہ و مدینہ۔۔۔؟؟؟؟ آخر کچھ حد ہے ان گستاخیوں کی۔۔؟؟ اور پھر ذرا اس کتاب کے نام پر غور کریں کہ پیر کے آستانوں پر فقیروں کے حج۔۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

رضاخانی مذہب میں اولیاء اللہ کی قبروں کا طواف کرنا جائز ہے

☆ **اور طواف قبور اولیاء کا جواز بھی صوفیاء کرام نے لکھا ہے** ﴿حج فقیر بر آستانہ پیر ص ۵﴾

☆ **بھاگلپور سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے تھے ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی۔اس نے کہا میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو، بیکار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو اس نے کہا چلو اور انصاف کی آنکھ سے دیکھو پھر تم کو اختیار ہے خیر ایک سال میں وہ ساتھ آیا دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لئے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے۔۔**الخ ﴿ملفوظات حصہ سوم ص ۲۹۴﴾

دعوت (غیر) اسلامی کے بدعتی مرکز میں جمع ہونے والے گویا خانہ کعبہ میں معتکف ہیں (العیاذ باللہ)

قارئین کرام مولوی الیاس قادری کی طوطا جماعت دعوت غیر اسلامی نے عوام کے دلوں میں اپنے امیر کا جھوٹا مقام و مرتبہ بٹھانے کیلئے ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام "سرکار ﷺ کا پیغام عطار کے نام" ہے اس رسالے میں اس قدر جھوٹ اور مبالغہ آمیزی ہے کہ اگر دنیا میں جھوٹ بولنے پر کسی کا منہ کالا ہوتا تو اس رسالے کو ترتیب دینے والوں کا منہ توے سے بھی زیادہ سیاہ ہوتا۔۔بریلویوں کا یہ رسالہ خود ان کے امیر کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے اس لئے کہ اللہ کے سچے ولیوں کو کبھی بھی اپنی ولایت اور بزرگی ثابت کرنے کیلئے اس طرح کے اشتہار اور کتابیں شائع کرنی کی ضرورت نہ پڑی اس میں ایک واقعہ ہے جس میں رضاخانیوں نے اپنے امیر اور اپنے مرکز کی بزرگی ثابت کرنے کیلئے خانہ کعبہ کی توہین کرتے ہوئے بھی نہ شرمائے۔ملاحظہ:

میں نے دعوت (غیر) اسلامی کے تحت رمضان المبارک میں ہونے والے تیس روزہ اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔جدول کے مطابق نماز فجر کے بعد کنز الایمان سے تین آیات کا حلقہ لگایا نماز اشراق و چاشت ادا کرتے ہی ہر طرف سے صدا بلند ہوگئی سو جائے مدینے کی یاد میں کھو جائے۔میں نے مدینہ شریف کا تصور کیا اور سنت کے مطابق لیٹ گیا۔جونہی میری آنکھ لگی میں نے خواب میں دیکھا کہ بالکل فیضان مدینہ کی طرح معتکف بھائیوں کے حلقے خانہ کعبہ شریف میں لگے ہوئے ہیں۔ہر طرف نوری نور ہے

، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ ﷺ ایک جانب سے تشریف لا رہے ہیں اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے بانی دعوت (غیر) اسلامی محمد الیاس عطاری بھی آ رہے ہیں۔ آقا ﷺ ہر حلقے میں تشریف لیجاتے ہیں اور اسلامی بھائی اپنے آقا کے دیدار کا شربت پیتے ہیں۔ آپ ﷺ کے لبہائے مبارک کو جنبش ہوئی اور پھول یوں جھڑنے لگے۔۔ الیاس تم نے اچھا کام کیا کہ ان سب کو 30 دن کیلئے یہاں اکھٹا کیا ہے۔ ﴿سلام سرکا ﷺ بنام عطار ص ۴۵۔۴۶﴾

قارئین کرام غور فرمائیں کس طرح بیک جنبش دعوت اسلامی میں اعتکاف کرنے والوں کو خانہ کعبہ میں بٹھوا دیا گیا اور اس پر حضور ﷺ سے سند بھی لی لی گئی۔۔ گویا ہمارے مرکز میں اعتکاف کرنے والے ایسے ہیں جیسے خانہ کعبہ میں بیٹھے ہوئے ہوں اور وہاں حلقے لگائے ہوئے ہوں۔۔ العیاذ باللہ۔۔ باقی میں حلفیہ کہنے کیلئے تیار ہوں کہ واللہ یہ خواب بالکل جھوٹ اور کذب بیانی ہے۔۔ جس کا بدلہ ان لوگوں کو آخرت میں جہنم کی آگ کے طور پر ملے گا۔۔ میرے پیارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ فداہ امی و ابی کسی گستاخ رسول ﷺ۔۔ مشرک اور بدعتی کو خواب میں نہیں آسکتے نہ ہی ان کی خرافات کی توثیق کرسکتے ہیں۔

مندروں میں خدا کی عبادت اور خانہ کعبہ میں بتوں کی پوجا ہوتی ہے (العیاذ باللہ)

قارئین کرام خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والے کا شمار بریلوی فرقے کے اکابرین میں ہوتا ہے جس کے ثبوت مختلف مضامین میں فراہم کردئے گئے ہیں۔۔ وہ اپنے ملفوظات میں کہتے ہیں کہ:

☆ ہم بت خانے جانے میں بھی خدا کو سجدہ کرتے ہیں اور کعبے میں بت پرستی کرتے ہیں۔ یعنی محبوب حقیقی کی پرستش کرتے ہیں۔ ﴿مقابیس المجالس ص ۵۵۸﴾

غور فرمائیں کہ اس مذہب کہ لوگوں کو بت خانوں میں تو خدا یاد آجاتا ہے مگر کعبے جا کر بت پرستیاں کرتے ہیں کیا کعبہ شریف بتوں کی پوجا کیلئے بنا ہے۔۔؟؟؟ شرم۔۔۔ شرم۔۔ شرم۔

بریلویوں کا کعبہ لندن ہے (العیاذ باللہ)

بریلویوں کے پیر صاحبزادہ محمد عمر سجادہ نشین پیر بل شریف کے ملفوظات میں ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا تو انھوں نے اس شخص کو کن باتوں کی تلقین کی ملاحظہ ہو:

☆ زاں بعد فرمایا کہ کہو لا الٰہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔ وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا اور مجلس بھی دم بخود تھی اور برابر پڑھ رہا تھا۔ ﴿انقلاب حقیقت فی التصوف و الطریقت، ملفوظ نمبر ۲۷﴾

کعبہ اولیاء کی زیارت کرنے کیلئے عالم میں چکر لگاتا ہے

بریلویوں کے نزدیک حج پر جانا تو حرام ہے، لہٰذا انھوں نے خود ہی خانہ کعبہ کو اپنے پاس بلانا شروع کر دیا چنانچہ بریلوی فرقے کے حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی فقہاء کی ایک عبارت کو نہ سمجھتے ہوئے یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ:

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کعبہ معظمہ بھی اولیاء اللہ کی زیارت کرنے کیلئے عالم میں چکر لگاتا ہے۔

﴿جاء الباطل ص ۱۶۱، بحث حاضر وناظر﴾

یہی بات بریلوی مذہب کے امام مولوی احمد رضا خان صاحب ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف — کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

﴿حدائق بخشش ص ۷، حصہ اول﴾

قارئین کرام آپ نے اس فرقے کے اکابرین کی عبارات ملاحظہ فرمائیں کہ ان کے نزدیک خود تو کعبہ جانا حرام ہے لیکن کعبہ کبھی ولی کا طواف کرتا ہے اور کبھی اس کے گھر کا۔۔اب ذرا "عقیدہ شرح الطحاویہ" کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمالیں

حضرت قاضی علامہ صدر الدین علی بن محمد دمشقی حنفی (المتوفی ۷۴۶ھ) عقائد پر اپنی معروف کتاب شرح عقیدہ طحاویہ میں زنادقہ اور مرتدہ اور گمراہ لوگوں کے کچھ باطل عقائد بیان فرماتے ہوئے یہ حکم صادر فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو کلمہ اسلام پڑھ کر اسلام میں داخل ہونا چاہئے اور ان کے گمراہ کن عقائد بیان کرتے ہوئے ایک عقیدہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ:

كَذَا مَنْ يَقُوْلُ بِاَنَّ الْكَعْبَةَ تَطُوْفُ بِرِجَالٍ مِنْهُمْ حَيْثُ كَانُوْا فَهَلَّا خَرَجَتِ الْكَعْبَةُ اِلَى الْحُدَيْبِيَةِ فَطَافَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُحْصِرَ عَنْهَا وَ هُوَ يَوَدُّ مِنْهَا نَظْرَةً ﴿شرح عقیدہ الطحاوی ص ۴۲۷﴾

اور یہی حکم ہے ہر اس شخص کا جو یہ کہتا ہے کہ کعبہ اولیاء اللہ کا طواف کرتا ہے اور وہ جہاں کہیں بھی ہونگے اگر یہ نظریہ درست ہے تو کعبۃ اللہ حدیبیہ کے مقام پر جناب رسول اللہ ﷺ کا طواف کیوں نہ کیا؟ جس وقت مشرکین نے آپ کو طواف کرنے سے روک دیا تھا جبکہ آپ سردار اولیاء ہیں اور آپ کعبہ کو دیکھنے کے سخت مشتاق تھے۔

مفتی احمد یار گجراتی صاحب اور مولوی احمد رضا خان صاحب تو اب اس دنیا میں نہیں رہے لیکن ہم ان کے نام لیواؤں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ یہ عبارت ان صاحبان کو ٹھنڈے دل کے ساتھ بار بار پڑھنی چاہئے کہ علم عقائد کے مسلم امام اور لطف یہ کہ وہ بھی حنفی کیا کہہ گئے۔۔اور کیا بریلویوں کو پناہ لینے کیلئے کوئی اوٹ ملتی ہے۔۔سچ کہا!!!

اور کہہ آیا سچ اور نکل بھاگا جھوٹ بے شک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا۔

صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قارئین کرام یہ ہے رضاخانیوں کے مذہب کی اصل بنیادیں۔اس مضمون میں کسی پر الزام تراشی مقصود نہیں بلکہ ہم دکھلانا چاہتے ہیں کہ وہ رضاخانی مولوی جن کے دن رات کا پیشہ ہی اہل دیو بند کو گستاخ رسول ﷺ اور گستاخ گستاخ کہنا ہے کیا انھوں نے کبھی اپنے گھر

کی بھی خبر لی ہے۔۔؟؟؟ الحمدللہ فقیر نے اس سے پہلے آپ کے سامنے ''گستاخ رسول ﷺ کون۔۔؟؟ فیصلہ آپ کریں'' نامی ایک مضمون پیش کیا۔ جوابھی مکمل نہیں ہوا۔۔اس کے بعد۔۔بریلوی مذہب میں انبیاء کا مقام، صحابہ کا مقام، اللہ تعالی کا مقام و مرتبہ۔۔بریلوی مذہب کی آسانی کتابیں۔۔غرض بہت سی چیزیں پیش کرنی ہے۔۔مقصود یہ ہے کہ اس مذہب والوں نے کوئی ہستی ایسی نہ چھوڑی جس کی توہین نہ کی ہو اور اسی توہین کو چھپانے کیلئے یہ لوگ علمائے دیوبند پر بے بنیاد الزام تراشیاں کرتے ہیں۔۔لیکن الحمدللہ اب وہ دن گئے۔۔اب آپ خود بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ۔۔آج ہر جگہ اس فورم کی برکت سے خود یہ فرقہ اپنا دفاع کررہا ہے۔۔عشق رسول ﷺ کے منافقانہ پردے کی آڑ لینے والے ان گستاخوں کے چہرے آج دنیا کے سامنے ننگے کردئے گئے ہیں۔۔اور وہ دن دور نہیں جب یہ باطل مذہب قادیانیوں کی طرح اپنے انجام کی طرف گامزن ہوگا۔انشاءاللہ۔

بندھ گئی تیری ہوا ساوہ میں خاک اڑنے لگی — بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا
تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا — تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا
تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا — تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا — کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا
وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی — وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا
مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ ہشیار ہوں — پاؤں جب طوف حرم میں تھک گئے سر پھر گیا
رحمۃ للعلمین آفت میں ہوں کیسی کروں — میرے مولیٰ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا
میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ — جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا
کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر — جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا
واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے — ق — یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا — فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا
اللہ اللہ یہ علو خاص عبدیت رضاؔ — بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اول گیا آخر گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا — ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا — میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

جھکا تھا مُجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغ مُنہ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَن تَرَانِی کہیں تقاضے وصال کے تھے

خرد سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سراغِ این و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

على القلوب من المحاربين لوقوع النهب في الغلبة منهم مرارا او سمعوا ان
طائفة تعرضت للطريق ولها شوكة والناس يستضعفون انفسهم
عنهم لا يجب علامہ طحطاوی فرماتے ہیں يشترط ان لا يكون خائفا من
سلطان يمنع عنه منسک متوسط میں امام العالم علامہ رحمۃ اللہ سندی اور اس کی
شرح مسلک متقسط میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں من خاف من ظالم او
عدو او سبع او غرق او غير ذلك اى غير ما ذكر من قاطع طريق او
مكاس او مناع لم يلزمه اداء الحج[عہ] اى بنفسه بل بماله والعبرة بالغالب
اى فى الامن وغيره برا او بحرا فان كان الغالب السلامة يجب والا اى ان
كان الغالب القتل والهلاك فلا كذا قاله ابو الليث وعليه الفتوى
وفى القنية وعليه الاعتماد۔

جب یہ معلوم ہو لیا تو ہم کہتے ہیں اور بجزم و یقین کہتے ہیں کہ آج جبکہ حجاز مقدس
میں ابن سعود منحوس و نامسعود مخذول و مطرود و مردود اور اس کے ہمراہیان نامحمود
کا تسلط ہے اور حسب بیان سائل فاضل و دیگر کثیر حضرات حجاج و افاضل امان
مفقود ہے فرضیت ساقط ہی یا ادا غیر لازم ہے کہ اللہ عزوجل نے حج اسی پر فرض
فرمایا ہے جو استطاعت رکھتا ہو اور یہاں سرے سے استطاعت ہی نہیں
قال تعالیٰ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وہ حجاج
جو ایسے مال کے مالک نہیں جو ان کے دیون و مسکن و فرش و ثیاب و فرس و سلاح
و نفقۂ عیال و اولاد صغار سے جانے آنے کی مدت تک زائد اور بقدر زاد راہ و راحلہ
کے لیے کافی ہو زیر بحث ہی نہیں کہ ان پر فرض ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں
یہاں تک کہ خود نجدی بھی اور ہمارے خیال میں ایسے ہی حجاج اکثر و بیشتر ہوتے ہیں

عہ ہذا کما تری علی اختیار ان الامن شرط وجوب الاداء ۱۲ منہ

اُسوقت جو واجب جانا تھا وہ اسلیے کہ انکے خیالِ مبارک میں حاجیوں سے قرامطہ ملاعنہ کے شر کا دفع ممکن تھا فتح القدیر میں اسکی تصریح فرمائی حیث قال لعله انه رای ان الغالب اندفاع شرهم عن الحاج نہ یہ کہ دفع شر قرامطہ تو انکے نزدیک بھی ناممکن تھا مگر حج کو جانا پھر بھی واجب تھا اعلیحضرت سیدی الدماجد قدس سرہٗ نے جد الممتار میں فرمایا فاذا الوہ یغلب فلا شك في عدم الافتراض تو بیانسے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع شر اشرار ائمہ ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اُسوقت حج کرنا فرض نہیں رہتا اب ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ و دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرہ انصاف اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں میں قوتِ سمع موجود ہو دیکھتا سنتا سمجھتا اور اعتراف کرتا ہو کہ آج ان نجدیان نافرجام کے اس فتنے کی روک تمام حاجیوں سے ممکن نہیں تو کس طرح اُن پر حج کرنا فرض ہو گا۔

مندرجہ قتلِ حجاج نجدیہ سے ثابت اور جامع الرموز میں واقعات امام ناطفی سے نقل کیا ان قتل بعض الحاج عذر في ترك الحج یونہیں بزازیہ میں فرمایا قتل بعض الحاج عذر مالم یظہر الامن عن وقوع مثله یونہیں علامہ طحطاوی کے حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے قتل بعض الحجاج عذر یونہیں ابوالسعود و طحطاوی علی الدر میں ہے در مختار میں تصریح فرمائی کہ ان قتل بعض الحجاج عذر یعنی بیشک بعض حجاج کا قتل ترک حج کے لیے عذر ہوا اور جبتک امن نہ ہو عذر رہیگا۔ علامہ شامی قدس سرہ السامی نے رد المحتار میں زیر قول مذکور در مختار علامہ حموی سے نقل فرمایا ای في كل عام او في غالب الاعوام وحينئذ فلا تكون السلامة غالبة یعنی ہر برس یا غالب اعوام میں ایسا واقع ہوتا ہو تو اس وقت غلبۂ سلامت رہیگا اس عبارت پر کوئی حامی نجدیان بغلیں نہ بجائے کہ دیکھیے ابھی نجدی قبضہ کو بہت برس نہ ہوئیں (خدا جلد نجدیوں کو دفع فرمائے) جس سے کھلتا کہ انھوں نے ہر برس بعض حجاج کو قتل کیا یا اکثر برسوں میں۔ کہ امن طریق کی بحث میں وہ یہ

الْعَزِیْزُ السَّعِیْد
علٰی
بَابُ الْفَرِیْد

آدابِ زیارت

زائر پاکیزہ بدن ولباس سے مزار گہربار پر پہنچے تو خشوع وخضوع سے دوگز مزار سے دور کھڑا ہوکر اجازت طلب کرے۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر داخل ہو۔ مزار شریف کی طرف منہ کرے اور کعبہ شریف کو پیٹھ کرکے مجز وانکساری سے ۳۔ بار سلام عرض کرے اور کچھ قرآن کریم سے پڑھ کر نذرانہ کرے اور مراقبہ میں محو ہوجائے حتیٰ کہ صاحبِ مزار کی روح سے ملاقات ہوجائے تب صاحبِ مزار سے فیضِ حاجت طلب کرے

اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین ۔ واللہ اعلم

ابوالاسد محمد اللہ دتہ صدر تنظیم ائمہ وخطباء ضلع پاکپتن شریف

بہشتی دروازہ کی زیارت کے آداب کا عکس، جس میں بتایا گیا ہے کہ زیارت کرتے وقت زائر منہ دروازہ کی طرف کرے جبکہ پیٹھ کعبۃ اللہ کو کرے!! (بحوالہ: العزیز السعید ص: ۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مقیاس الحنفیت
جنید زماں پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ
المقیاس پبلشرز
۴- دربار مارکیٹ لاہور
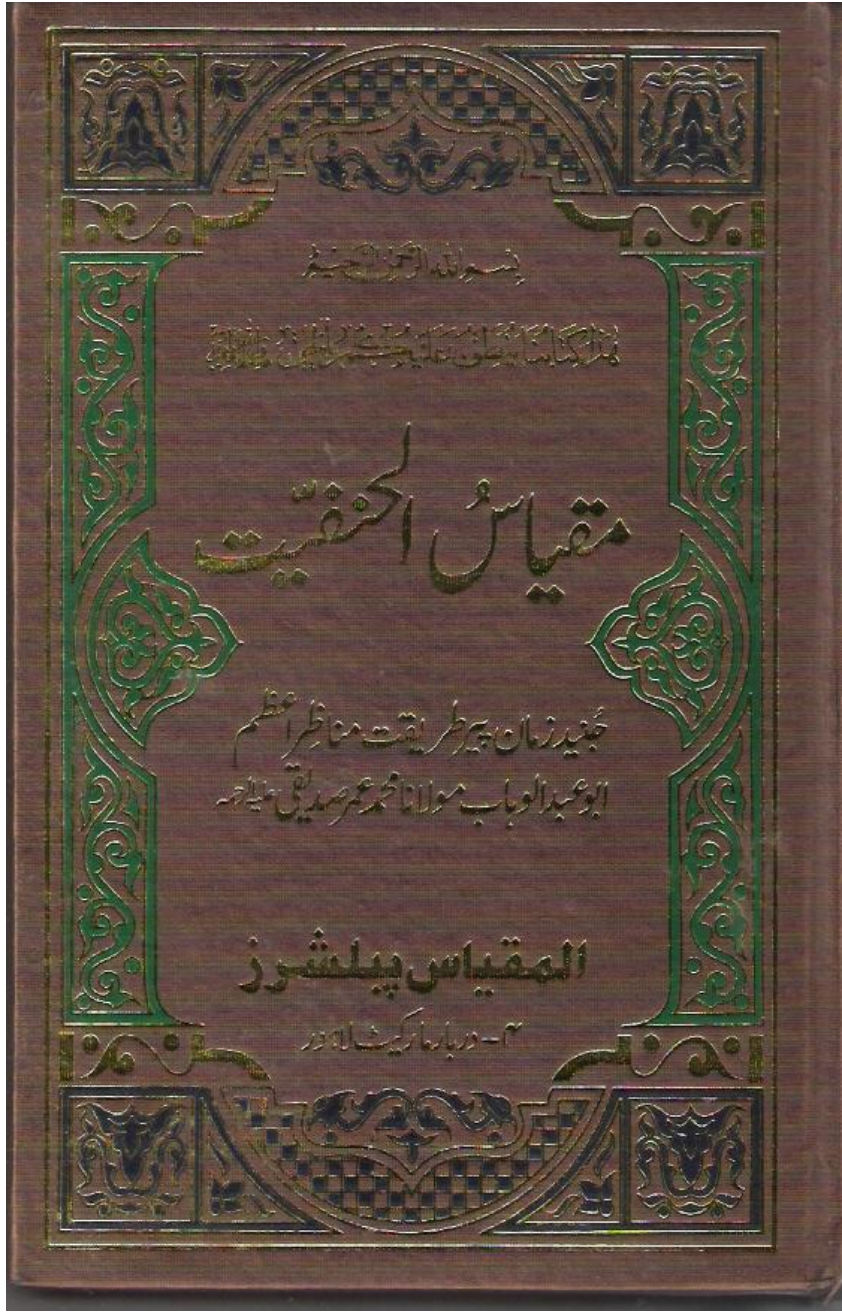
سوال۔۵: حرمین شریفین زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً کے متولی آجکل وہابی ہیں ان کی اقتدا میں نماز ادا کرتے رہے ہو اور یہ مقامات مقدسہ پاک ہے یا پلید نیز خود بھی تم نے (یعنی محمد عمر نے) ایک دن جامع مسجد دیوبندیہ میں نماز ادا کی ہے۔ کیا وہ اس وقت پلید نہ تھی۔ نیز جماعت تبلیغی کی مسجد میں شب باشی پر اعتراض کیا گیا ہے۔ کیا حرمین میں سویا نہیں جاتا وہاں وہابی سوتے ہیں وہ پاک ہیں یا پلید۔

جواب: خدا کے فضل وکرم سے حرمین شریفین پاک کرنے والے ہیں۔ وہاں جو جائے اور جیسا بھی جائے وہ اس کو پاک کر دیتے ہیں۔ لہٰذا وہابیوں کا وہاں جانا مضر حرمین نہیں۔ کفار کے قیام سے نبی ﷺ نے پلید نہیں فرمایا۔ جس کی یہی مذکورہ بالا وجہ تھی اور جہاں بوسہ دیتا رہا ہوں وہابیہ اور دیوبندیہ ان مقامات مقدسہ کو چھوتے ہی نہیں اور میرے ہم خیال ساتھی پچیس کی تعداد میں تھے۔ جنہوں نے ان کے پیچھے اقتدا نہیں کی۔ بلکہ تتبع سے ثابت ہوا کہ اکثر مقلدین علیحدہ جماعت کرواتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارا بھی یہی وطیرہ رہا۔ اور وہاں کے مقیمین احناف کو میں نے اپنے اپنے گھروں میں نماز گزارتے دیکھا۔ سوال کرنے پر یہی جواب ملتا تھا کہ نجدیوں کی اقتدا ہمارے علماء کے فتویٰ سے از روئے احادیث صحیحہ کسی صورت میں ہی جائز نہیں ہے بلکہ گناہ ہے۔ چنانچہ اس طرح کے وہابیہ نے چوٹی سے ایڑی تک زور لگایا اور حکومت نجدیہ سے استدعا کی کہ محمد عمر علیحدہ جماعت پڑھاتا ہے۔ مگر حکومت نے ان کے اس اعتراض پر جب بھی ہم سے سوال کیا تو اس وقت ہماری طرف سے ان کے خلاف کوئی کلمہ نہ نکلتا تھا۔ بلکہ حکومت نجدیہ وہابیت کے متعلق اگر کچھ دریافت کرتی تو ان کو کہا جاتا۔ کہ ہم یہاں بغرض زیارت حرمین حاضر ہوئے ہیں نہ کہ مفتی بن کر۔ اگر کوئی فتویٰ ضرور ہم سے ہی دریافت طلب ہے تو سمندر پار پہنچنے پر فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ اس جواب سے سوائے خاموشی کے اور کچھ نہ کہہ سکتے تھے اور اس وقت جو میرے مقتدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون القرآن
مقاماتِ اولیاء
از
افتخار ملت صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ
مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے — فیصل آباد ○ پاکستان

حُرْمَةً مِنْكَ۔
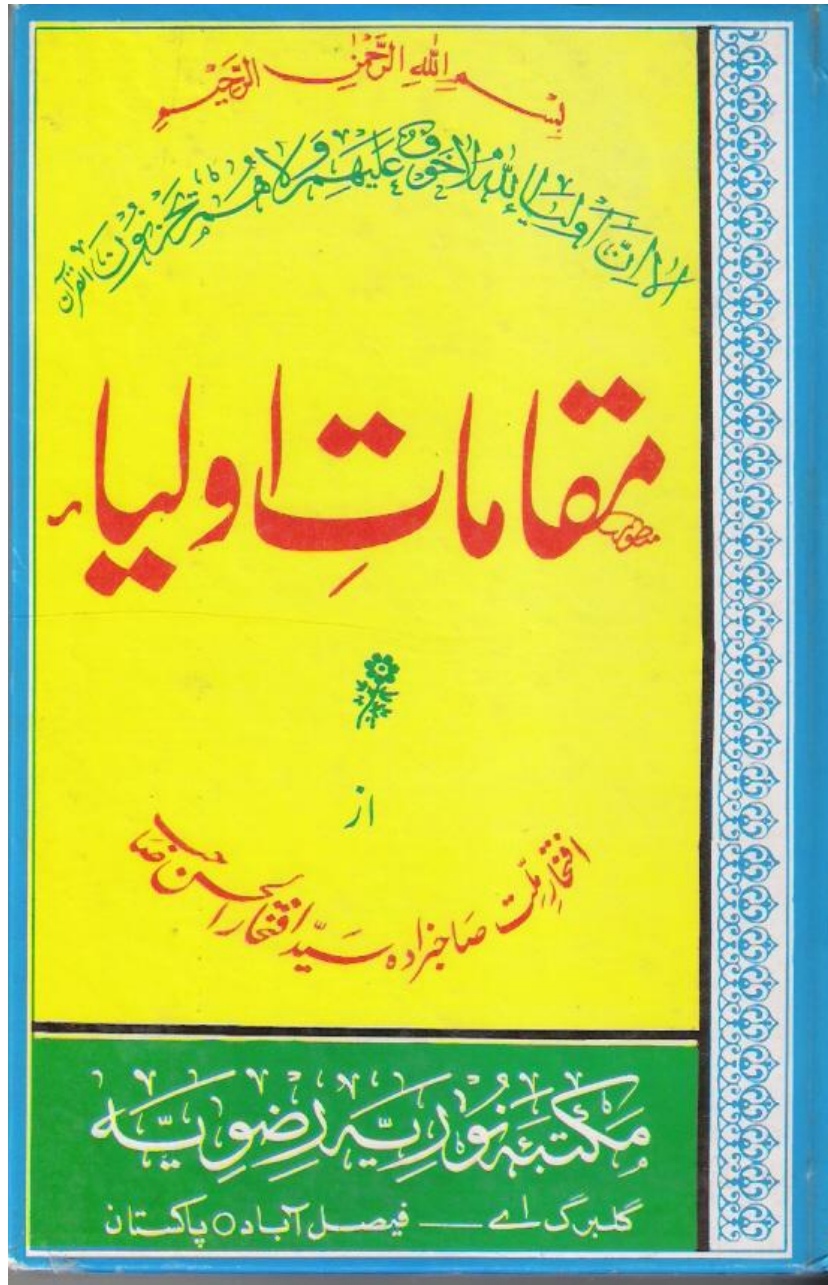
کہ اے خانہ کعبہ مجھ کو اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن کی عزت و حرمت تیری عزت و حرمت سے زیادہ ہے۔

اگرچہ ہر مومن ولی نہیں ہوتا مگر ہر ولی مومن ضرور ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝

تو جب امام الانبیاء علیہ السلام کے فرمان کے مطابق ایک ولی کی شان و عزت خانہ کعبہ سے افضل ہے تو پھر ان کی عزت و توقیر کی کیا حد۔ ان کی تعظیم و تکریم کا کیا ٹھکانہ۔ ان کے ادب و احترام کا کیا مقام۔ اور ان کے فضائل و کمالات میں کون سا شک باقی رہ جاتا ہے اور پھر ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے والے گمراہ اور باطل پرست نہیں تو اور کیا ہیں۔

عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ حج کے لئے پیدل جا رہے تھے کہ ایک صحرا میں انہوں نے دیکھا کہ ایک درویش خستہ حالت میں بیٹھا ہوا ہے اور جب حضرت بایزید بسطامی اس فقیر کے قریب سے گزرے تو اس نے پوچھا اے بایزید کہاں جا رہے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں حج کرنے جا رہا ہوں۔ تو اس فقیر نے فرمایا کہ اے بایزید کعبے جا کر تم صرف کعبے کا طواف ہی کرو گے تو۔

گفت طوافے بگردم ہفت بار
ویں نکوتر از طوافِ حج شمار

کہ تم میرا ہی طواف کر لو اور یہ یاد رکھو کہ میرا طواف کعبے کے طواف سے افضل ہے اور کعبے جا کر تو تم صرف خدا کا گھر ہی دیکھو گے۔ مگر ؎

چوں مرا دیدی خدارا دیدہ ای

کہ جب تم نے مجھے دیکھ لیا تو پھر سمجھ کہ خدا کو دیکھ لیا۔

اس لئے کہ ؎

اَمَا مِیٰ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کو ہے، میں ایسا ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے۔

مؤلف: حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تذکرہ پر فرمایا کہ حضرت خواجہ کے مزار سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد تھے انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک ہندو جس کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا: "کھواجہ اگن لگی ہے۔"

تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ (پھر فرمایا) بھاگلپور کے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے، ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی۔ اس نے کہا: میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو، بیکار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو۔ انہوں نے کہا چلو اور انصاف کی آنکھ سے دیکھو، پھر تم کو اختیار ہے۔ خیر ایک سال وہ ساتھ میں آیا: دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لیے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے: خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹے کے اندر لوں گا اور ایک ہی شخص سے لوں گا۔ جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گزر گیا، ایک گھنٹہ ہو گیا، اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا جیب سے پانچ روپے نکال کر ان کے ہاتھ پر رکھے اور کہا لو میاں تم خواجہ سے مانگ رہے تھے بھلا خواجہ کیا دیں گے لو ہم دیتے ہیں۔ فقیر نے وہ تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا: "خواجہ تورے بلہاری جاؤں دلوائے بھی تو کیسے خبیث منکر سے!"

(پھر فرمایا) یمن میں حضرت سید احمد بن حلوان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بھی مزار شریف ایسا ہی مشہور ہے۔

عرض: حضور قرب قیامت کے علامات احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں؟

Free Image Hosting at www.ImageShack.us

دامت برکاتہم العالیہ بھی آرہے ہیں۔ **میٹھے میٹھے آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر حلقے میں تشریف لے جاتے اور اسلامی بھائی اپنے آقا کے دیدار کا شربت پیتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **"الیاس! تم نے یہ بہت اچھا کام کیا کہ ان سب کو 30 دن کے لئے یہاں اکٹھا کیا ہے، اللہ** عزوجل **تم پر نظرِ رحمت فرمائے۔"**

اللہ عزوجل **کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مشورہ

روزانہ ہی سونے سے قبل احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان کرلینا چاہیے۔ یاد رکھئے! مَعاذَ اللہ عزوجل جس کا کفر پر خاتمہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

اشاراتِ فریدی

مقابیسُ المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رُکن الدّین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل ناشران و تاجران کتب

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
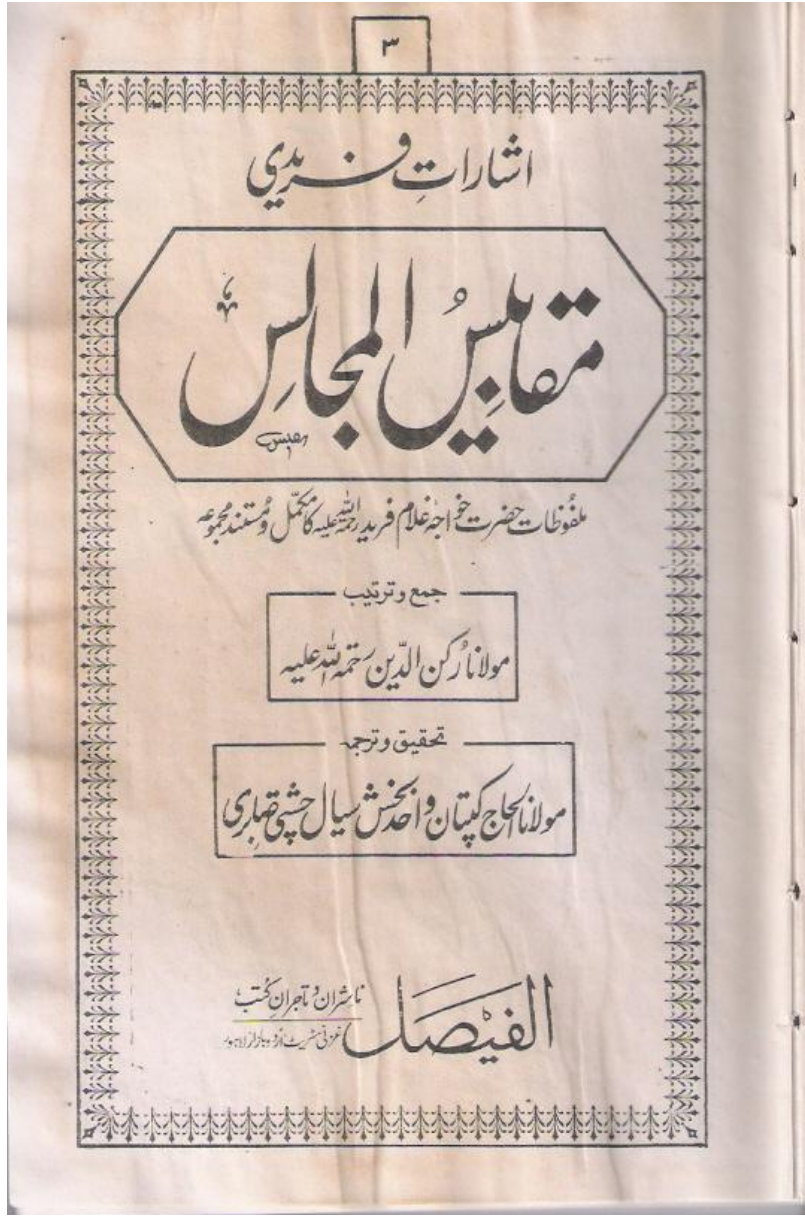
(۳) ہم بُت خانے میں بھی خدا کو سجدہ کرتے ہیں اور کعبے میں بُت پرستی کرتے ...
محبوب حقیقی کی پرستش کرتے ہیں۔

ترکِ من اے من غلام روئے تو — جملہ ترکانِ جہاں ہندوئے تو

(اے محبوب! میں تیرے روئے زیبا کا غلام ہوں۔ بلکہ دنیا کے جملہ محبوبان تیرے ...
ہیں۔ ہندو بمعنی غلام)

دل زتن بردی و در جانی ہنوز — دردہا دادی و درمانی ہنوز
ملکِ دل کردی خراب از تیغ ناز — وندراں ویرانہ سلطانی ہنوز
ہردو عالم قیمت خود گفتہ — نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(۱) اے دوست تونے میرے جسم سے دل نکال لیا ہے لیکن پھر بھی تو میرے ...
اندر بس رہا ہے۔

(۲) تونے میرے دل کے ملک کو تیغ ناز سے برباد کر دیا ہے اور پھر اس ویرانے ...
تو بادشاہ ہے۔

(۳) اے محبوب تو کہتا ہے کہ دونوں جہان قربان کر دو تب ملوں گا۔ اب بھی ...
نرخ زیادہ کرو۔

اس کے بعد چند ہندی اشعار گائے گئے۔ اس کے بعد حضرت ادحدی کا مشہور ...

اے مہ خوش لقا سلام علیک

پڑھا گیا۔ اور ختم کے بعد حضرت اقدس اپنے خاص حجرہ میں مشغول ہوگئے۔

مقبوس ۷۶: بوقت چاشت بروز پنجشنبہ ۱۰ ذوالحجہ ۳۱۴ ...

محفلِ سماع آج حضرت محبوب الٰہی خواجہ خدا بخش صاحب کے عرس کا ...
کی تین چوکیاں حاضر تھیں۔ ایک چوکی چاچڑاں شریف کی تھی ...
مہاروی، اور تیسری شیدانی شریف والی۔ یہ تینوں چوکیاں تمام عرائس پر حاضر ہوتی ...

Free Image Hosting at www.ImageShack.us

کو بلا کر دور فرمایا۔ کہ مسجد کو چلے جاؤ۔ دوسرے کو دیکھ کر بھی یہ ہی فرمایا۔ تیسرے کے پاس آکر دو زانو آپ بیٹھ گئے۔ اور اُس کے چہرے کو نہایت غور سے دیکھا۔ اور پوچھا کیا نام ہے۔ اُس نے عرض کی بہاؤ لہ۔ آپ نے فرمایا بہاؤ لہ کیا ہے۔ بہاؤالدین نام ہوگا۔ ساتھ ہی آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے گئے۔ اور اس کی مُنڈی ہوئی داڑھی پر جا رکھا۔ کہ بہاؤالدین یہ کیا۔ نام بہاؤالدین اور چہرا یہ۔ مسلمان کے مسلمان۔ اور بے ایمان کے بے ایمان۔ پھر تو اتنا جذب آیا کہ آپ بے اختیار ہو کر اس کی دونوں مُوچھیں پکڑ کر زور زور سے کھینچنے لگے۔ اور فرمانے لگے تمہارا کلمہ تو یہ ہے۔ لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ اور آہستہ سے طمانچے بھی چند لگائے۔

زاں بعد دریافت کیا۔ کہ کس کے ہمراہ آئے۔ اُس نے کہا۔ میاں صاحب کے ہمراہ۔ آپ نے کہا کو نسے۔ تو اس نے ایک آدمی چھوڑ کر دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ اُس کو چھوڑ کر میاں صاحب کی طرف متوجہ ہو گئے۔ میاں صاحب ایک خوب صورت پچیس سالہ داڑھی صفا نوجوان تھے۔ آپ نے نام پوچھا۔ تو کہا حسین۔ آپ نے فرمایا۔ کیا حسین ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا مُنہ دائیں بائیں پھرایا۔ اور فرمایا دیکھو۔ یہ حسین کی شکل ہے۔ یہ حسین ہے اتنے میں دو تین طمانچے آپ نے رسید کر دیئے۔ زاں بعد فرمایا۔ کہ کہو۔ لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔ وہ بے چارہ ہیبت سے لرز رہا تھا۔ اور مجلس بھی دم بخود تھی۔ اور برابر پڑھ رہا تھا۔ پھر آپ نے دریافت کیا۔ کہ باپ دادا بھی دیکھے تھے اُس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جاء الحق
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی
نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور

لَوْ فِيْمَنْ كَانَ فِي الْمَشْرِقِ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً بِالْمَغْرِبِ فَاَتَتْ بِوَلَدٍ يَلْحَقُهُ فِي التَّتَارْخَانِيَةِ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ تُؤَيِّدُ الْجَوَازَ ۔
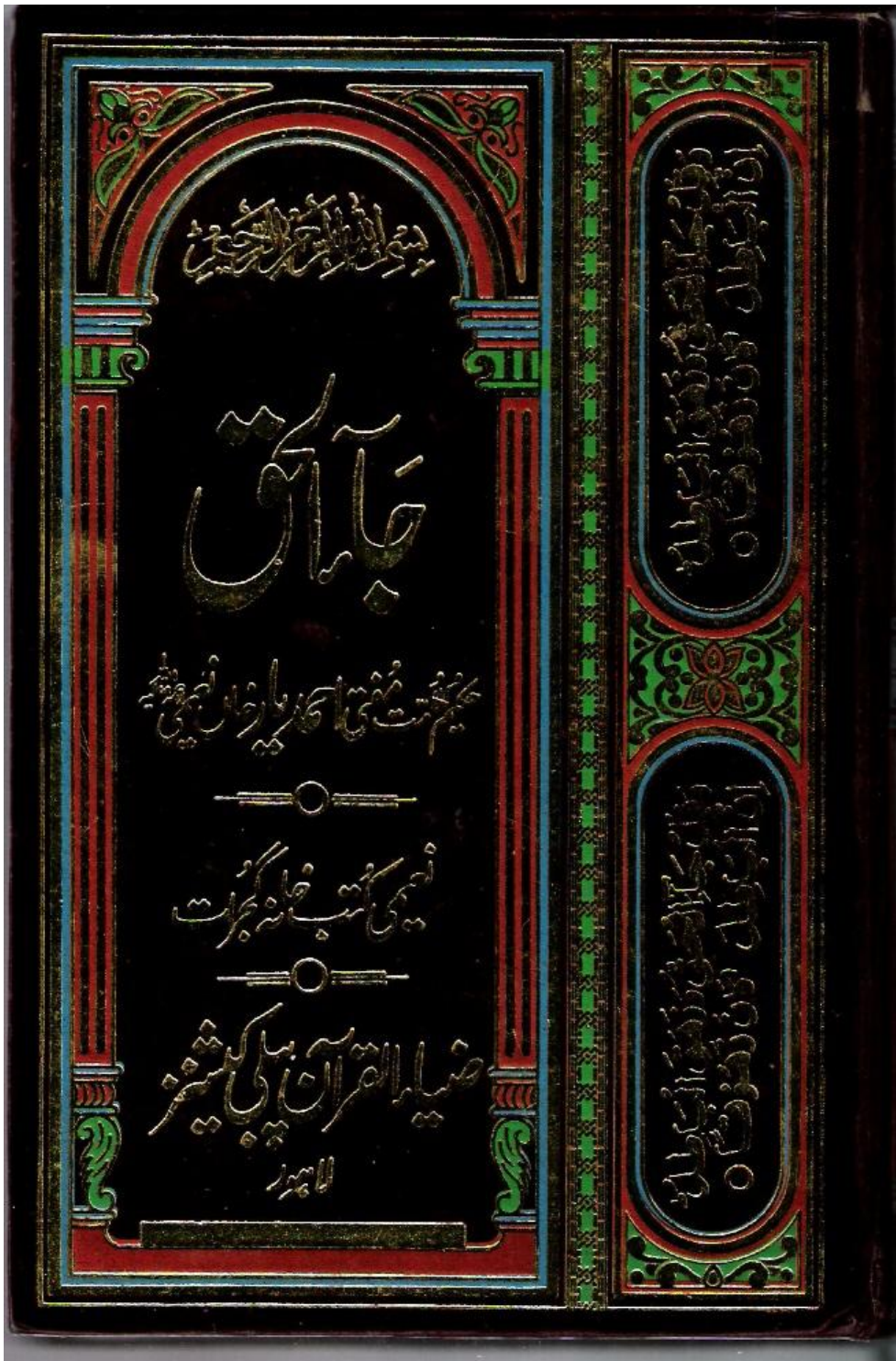
اس پر وہ مسئلہ دلالت کرتا ہے جو فقہاء نے کہا کہ کوئی شخص مشرق میں ہو اور مغرب میں رہنے والی عورت سے نکاح کرے پھر وہ عورت بچہ جنے تو بچہ اس مرد سے ملحق ہوگا اور تتار خانیہ میں ہے کہ یہ مسئلہ اس کرامت کے جائز ہونے کی تائید کرتا ہے۔

شامی یہ ہی مقام وَالْاِنْصَافُ مَا ذَكَرَهُ الْاِمَامُ النَّسَفِيُّ حِيْنَ سُئِلَ عَمَّا يُحْكٰى اَنَّ الْكَعْبَةَ كَانَتْ تَزُوْرُ وَاحِدًا مِّنَ الْاَوْلِيَآءِ هَلْ يَجُوْزُ الْقَوْلُ بِهٖ فَقَالَ نَقْضُ الْعَادَةِ عَلٰى سَبِيْلِ الْكَرَامَةِ لِاَهْلِ الْوِلَايَةِ جَائِزٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ ۔

انصاف کی بات وہ ہی ہے جو امام نسفی نے اس وقت کہی جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ کعبہ ایک ولی کی زیارت کرنے جاتا ہے کیا یہ کہنا جائز ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے لیے خلاف عادت کام کرامت کے طریقہ پر اہل سنت کے نزدیک جائز ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کعبہ معظمہ بھی اولیاء اللہ کی زیارت کرنے کے لیے عالم میں چکر لگاتا ہے ⑤

تفسیر روح البیان سورۂ ملک کے آخر میں ہے۔

قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ وَالرَّسُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ الْخِيَارُ فِيْ طَوَافِ الْعَالَمِ مَعَ اَرْوَاحِ الصَّحَابَةِ لَقَدْ رَاٰهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْاَوْلِيَآءِ

امام غزالی نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام کو دنیا میں سیر فرمانے کا اپنے صحابہ کرام کی روحوں کے ساتھ اختیار ہے آپ کو بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے۔

انباہ الاذکیاء فی حیات الاولیاء میں علامہ جلال الدین سیوطی صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں۔

النَّظَرُ فِيْ اَعْمَالِ اُمَّتِهٖ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَالدُّعَآءُ بِكَشْفِ الْبَلَاءِ عَنْهُمْ وَالتَّرَدُّدُ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَالْبَرَكَةُ فِيْهَا وَحُضُوْرُ جَنَازَةِ مَنْ صَالِحِيْ اُمَّتِهٖ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ مِنْ اَشْغَالِهٖ كَمَا وَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْحَدِيْثُ وَالْاٰثَارُ ۔

اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا ان کے لیے گناہوں سے استغفار کرنا ان سے دفع بلا کی دعا فرمانا اطراف زمین میں آنا جانا اس میں برکت دینا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مر جاوے تو اس کے جنازے میں جانا یہ چیزیں حضور علیہ السلام کا مشغلہ ہیں جیسے کہ اس پر احادیث اور آثار آئے ہیں۔

امام غزالی المنقذ من الضلال میں فرماتے ہیں کہ ارباب قلوب مشاہدہ می کنند در بیداری انبیاء و ملائکہ را

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

مجدد ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کا

نعتیہ کلام

حصہ اول

حدائق بخشش

۱۳۲۵ھ

شائع کردہ

مدینہ پبلشنگ کمپنی

میکلوڈ روڈ، کراچی

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف — کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبے پہ نثار — شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

شجر سرو سہی ۔ کس کے اوگائے تیرے — معرفت پھول سہی ۔ کس کا کھلایا تیرا

تو ہے نوشاہ براتی ہے یہ سارا گلزار — لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

ڈالیاں جھومتی ہیں رقص خوشی جوش پہ ہے — بلبلیں جھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا

گیت کلیوں کی چٹک غزلیں ہزاروں کی چہک — باغ کے سازوں میں بجتا ہے ترانا تیرا

صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری — شاخیں جھک جھک کے بجالاتی ہیں مجرا تیرا

کس گلستان کو نہیں فصل بہاری سے نیاز — کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوۂ نور — نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام — باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرع چشت و بخارا[1] و عراق[2] و اجمیر — کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور محبوب[3] ہیں ۔ ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں — یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

اس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں — تنگ ہو کر جو اترنے کو ہو نیما تیرا

---

[1] حضرت خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند قدس سرہ العزیز بخاری ہست ۱۲

[2] حضرت شیخ الشیوخ سہروردی قدس سرہ از اولیائے عراق است سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] آخر المشہورین بالعراق ۱۲

[3] ردّ جاہلانیکہ ہمہ محبوبان را ہمسر حضرت سیدنا دانند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وكذا من يقول بأن الكعبة تطوف برجال منهم حيث كانوا!! فهلاّ خرجت الكعبة إلى الحديبية فطافت برسول الله ﷺ حين أُحصرَ عنها، وهو يودُّ منها نظرة؟! وهؤلاء لهمْ شبهٌ بالذين وصفهم الله تعالى حيث يقول: ﴿بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِىءٍ مِنْهُم أَنْ يُؤْتَى صُحُفاً مُنَشَّرَةً﴾[المدثر: ٥٢]، إلى آخر السورة.

قوله: «ونَرَى الجَماعَةَ حَقّاً وَصَواباً، وَالفُرْقَةَ زَيْغاً وَعَذاباً».

ش: قال تعالى: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: ١٠٣].

الجماعة حق والفرقة زيغ

وقال تعالى: ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَٰتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾[آل عمران: ١٠٥].

وقال تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُم وَكَانُوا شِيَعاً لَّسْتَ مِنْهُم فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُم إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾[الأنعام: ١٥٩].

وقال تعالى: ﴿وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ * إِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ﴾ [هود: ١١٨-١١٩]. فجعل أهل الرحمة مستثنين من الاختلاف.

وقال تعالى: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَٰبَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ﴾[البقرة: ٧٦].

وقد تقدم قوله ﷺ: «إنَّ أَهْلَ الكِتَابَيْنِ افْتَرَقُوا في دِينِهِمْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وإنَّ هذه الأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، يَعْنِي الأَهْوَاءَ، كُلُّهَا في النَّارِ إلَّا وَاحِدَةً، وَهِيَ الجَمَاعَةُ»(١).

وفي رواية: قالوا: من هي يارسول الله؟ قال: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» فبين

(١) حديث صحيح. تقدم تخريجه.